مرنے کے بعد میّت کو کیا چیز فائدہ دیتی ہے، اور کیا وہ زندہ کی بات سنتا ہے؟

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شعبہ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ۔

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

ما ذا ينفع الميّت بعد موته،وهل يسمع خطاب الأحياء؟

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب-

الشيخ محمد بن صالح المنجد

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

1 763: مرنے کے بعد میت کو کیا چیز فائدہ دیتی ہے، اور کیا وہ زندہ کی بات سنتا ہے؟

سوال: دو ہفتہ قبل میرے والد صاحب فوت ہوئے ہیں، میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ جب میں اور خاندان کے باقی افراد والد کی قبر پر جائیں تو کیا وہ ہماری بات سننے کی طاقت رکھتے ہیں، اور نہیں رکھتے تو کیا کوئی طریقہ ایسا ہے کہ وہ ہماری بات سن سکیں؟

آپ سے گزارش ہے کہ جواب جلد دیں، میں یہ

اس لیے جاننا چاہتی ہوں کہ اس کا جواب میرے غم وحزن میں مددگار ہوگی۔

بتاریخ 09-03-2007 کو نشر کیا گیا

جواب:

الحمدللہ :

اصل تو یہی ہے کہ مردے زندہ لوگوں کی بات چیت نہیں سنتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

”اور آپ قبروں والوں کو نہیں سنا سکتے“۔

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

”یقینا آپ مردوں کو نہیں سناتے“۔

اور معرکۂ بدر کے بعد جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے قتل ہونے والوں کو گڑھے میں پڑے ہوئے مخاطب کیا تو یہ ایک خاص حالت تھی جیسا کہ علماء کرام نے بیان کیا ہے، (اس کے لیے آپ "الآیات البینات فی عدم سماع الاموات" کا مطالعہ کریں)۔

لگتا ہے کہ آپ کے اندر کی یہ خواہش کہ اپنے والد کو کچھ سنائیں اپنے والد سے صلہ رحمی اور تعلق قائم رکھنے کی کوشش اور اس کی جدائی کی بنا پر پیدا ہونے والے غم اور تکلیف کو کم کرنے کی کوشش ہے جو آپ محسوس کرتی ہیں، سوال کرنے والی بہن آپ کو علم ہونا چاہیے کہ شریعت اسلامیہ نے بیان کر دیا ہے کہ

میت کو زندہ افراد سے کیا کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے، اور ان کی جانب سے اسے قبر میں کیا کچھ پہنچ سکتا ہے .

اسی کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
(إِذَا مَاتَ الإنْسَانُ انْقَطَعَ عنه عَمَلُهُ إِلا مِنْ ثَلاثةٍ إلا من صَدَقَة جَارِيَة أَوَعِلْم يُنْتَفَعُ بِهِ أَوَوَلَد صَالِح يَدْعُو لَهُ)

"جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں لیکن تین قسم کے اعمال باقی رہتے ہیں: صدقہ جاریہ، یا پھر نفع مند علم، یا نیک اور صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے "۔(صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱٦۳۱)

آپ کے والد کو موت کے بعد اب جو چیز فائدہ دے سکتی ہے اور جس سے آپ کی تکلیف اور الم میں کمی اور آپ کو تسلی ہو

سکتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ اس کی بخشش ورحمت، اور جنت میں داخل ہونے اور آگ سے نجات کی اچھی اور زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں .

میت کے بیٹے اور بیٹیوں کی طرف سے میت کی مغفرت و بخشش کی دعامیں بہت ہی عظیم امتازی حیثیت حاصل ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَنَّى هَذَا فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)

"جنت میں بندے کے درجات بلند کیے جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے یہ کیسے، تو اسے جواب دیا جاتا ہے تیری اولاد کی استغفار کی بنا پر "۔

(سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: ٣٦٦٠، و صحیح الجامع حدیث نمبر: ١٦١٧)

اور اسی طرح میت کی جانب سے صدقہ و خیرات کرنے سے بھی اسے اجر وثواب حاصل ہوتا ہے، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

(إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا (أي ماتت) وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ : نَعَمْ).

"میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات چیت کرتی تو صدقہ ضرور کرتی، تو کیا اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو اسے اجر وثواب حاصل ہوگا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جی ہاں “۔(صحیح بخاری مع الفتح الباری حدیث نمبر: ۱۳۸۸)

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ کی والدہ فوت ہوئیں تو سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس نہ تھے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا :

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ فوت ہوئی تو میں ان کے پاس نہیں تھا، اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا یہ اسے کچھ فائدہ دے گا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ (اسم لبستانه سمي بذلك لكثرة ثمره) صَدَقَةٌ عَلَيْهَا)

”جی ہاں“، تو سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف کھجوروں کا باغ اس کی جانب سے صدقہ ہے“۔

صحیح بخاری دیکھیں: فتح الباری حدیث نمبر: ۲۷۵۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

(إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالا وَلَمْ يُوصِ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ:؟ قَالَ :نَعَمْ)

میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے لیکن کوئی وصیت نہیں کی، اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بنے گا؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جی ہاں“۔

اسے نسائی نے روایت کیا ہے .

سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میری والدہ فوت ہو گئی ہے تو کیا میں ان کی جانب سے صدقہ کر سکتا ہوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جی ہاں“۔

میں نے سوال کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :(سَقْيُ الْمَاءِ)

” پانی کا کنواں کھدوانا “

اسے نسائی نے روایت کیا ہے .

اور اسی طرح میت کو پہنچنے والی اشیاء میں حج اور عمرہ بھی شامل ہے کہ میت کی جانب سے حج یا عمرہ کیا جائے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کی جانب سے حج یا عمرہ کرنے والے شخص نے اپنی جانب سے حج اور عمرہ کی ادائیگی کرلی ہو .

عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی :(إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ: فَقَالَ: (وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ)، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي

عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟، قَالَ: حُجِّي عَنْهَا)

میری والدہ فوت ہو چکی ہے اور میں نے اس کی جانب سے لونڈی آزاد کی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تیرا اجر واجب ہو گیا اور اس نے تجھ پر میراث لوٹا دی "

تو وہ عورت کہنے لگے: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس کے ذمہ مہینہ کے روزے ہوں تو کیا میں اس کی جانب سے روزے رکھوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کی جانب سے روزے رکھو لو "

وہ عورت کہنے لگی: اس نے کوئی حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی جانب سے حج کرلوں؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کی جانب سے حج کرو"

(صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۱۴۹)

اور اسی طرح یہ حدیث ان کی جانب سے روزوں کی قضاء کرنے کی مشروعیت پر بھی دلالت کرتی ہے .

اور میت کو نفع دینے والی اشیاء میں میت کی مانی ہوئی نذر پوری کرنا بھی ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی:

(إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ أَفَأَحُجَّ عَنْهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا ،أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ قَالَتْ :نَعَمْ فَقَالَ :اقْضُوا اللَّهَ الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)

میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئی تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اس کی جانب سے حج کرو، اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ اگر تیری والدہ کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟"

تو اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

”تو پھر اللہ تعالی کی ادائیگی کا زیادہ حق ہے “

(صحیح بخاری، دیکھیں فتح الباری حدیث نمبر (۷۳۱۵)

اور اسی طرح میت کو نفع دینے والی اشیاء میں اس کے کسی قریبی رشتہ دار کا قربانی کرتے وقت میت کو اس میں شریک کرنا بھی شامل ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قربانی کرتے وقت کہا کرتے تھے :

(بسم اللہ اللھم تقبل من محمد وآل محمد)

”اللہ کے نام سے اے اللہ ! محمد اور آل محمد سے قبول فرما“۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر: ۱۹٦۷)

آل محمد میں زندہ اور فوت شدگان سب شامل ہوتے ہیں .

رہا عورتوں کے قبرستان جاکر قبروں کی زیارت کرنے کا مسئلہ تو اس کی تفصیل سوال نمبر (٢٥١) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ کرلیں .

سوال کرنے والی بہن: آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ کا اپنے والد کے لیے اخلاص کے ساتھ دعاء میں مشغول رہنا ان کے لیے بہت فائدہ مند ہو گا اور اس سوچ اور فکر سے بہتر ہے آپ اسے اپنی آواز کیسے سنا سکتی ہیں، اس لیے آپ اس چیز کی حرص رکھیں جو اسے فائدہ اور نفع دے، اور آپ خود بھی اور اپنے اہل و عیال اور گھر والوں کو بھی حرام ،بدعات اور خرافات مثلا: چالیسواں، برسی، اور فاتحہ خوانی کی مجالس اور قبروں پر مجلس قائم کرنے وغیرہ دوسری بدعات و خرافات جس پر آج جاہل

قسم کے لوگ ایک دوسرے کی تقلید کرتے ہوئے دیکھا دیکھی کرتے ہیں اجتناب کریں .

میری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے والد کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے، اور اس کے اور باقی سب مسلمانوں فوت شدگان کے گناہ معاف کرے، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

اسلام سوال وجواب سائٹ

شیخ محمد صالح المنجد

(طالبِ دُعا: عزیز الرحمن ضیاء اللہ azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com